افکار و تاثرات

- امام ابوحنیفہؒ افغانی النسل تھے یا فارسی النسل ؟
- شیخ رحمکار اور عبدالحکیم سیالکوٹی کا سن وفات
- مدیران جرائد اور اخلاقیات نبویؐ
- وفیات

الحق صفر المظفر ۱۴۰۲ھ میرے سامنے ہے۔ آگاہی ہوئی۔ ڈاکٹر ابوالفضل بخت روان صاحب اپنے مضمون "ملت افغان اور عربی زبان و ادب کی خدمات" میں لکھتے ہیں۔ کہ" امام ابوحنیفہؒ کے آباؤ اجداد کابل کے تھے جو قیدی بناکر کوفے جائے گئے" موصوف کے اس دعوٰی کا تاریخی حقائق سے کوئی تعلق نہیں۔ گوکہ غلام ہونا کوئی شرعی عیب نہیں۔ کئی صحابہ غلامی کی زندگی گذار چکے تھے۔ نیز امام حسن بصری، ابن سیرین، طاؤس، عطا بن یسار، نافع عکرمہ اور مکحول خود یا ان کے آباؤ اجداد غلام رہ چکے تھے۔

یہ بات عموماً مسلم ہے کہ امام صاحب عجمی النسل تھے البتہ اس میں اختلاف ہے کہ کس نسل سے تھے اور عرب میں کیونکر آئے۔ (سیرۃ النعمان از شبلی) امام ابوحنیفہ کے دادا زوطی جن کا اسلامی نام نعمان ہے سب سے پہلے عرب میں آئے۔ یہ صحابہ کا دور تھا۔ کافی عرصہ عرب میں ان کی حالت بیگانگی کی رہی۔ معاشرتی ضرورتوں نے زوطی کو مجبور کیا کہ وہاں (عرب) کے رہنے والوں سے دوستانہ تعلقات پیدا کریں۔ یہ طریقہ عرب میں عام طور پر جاری تھا۔ اس قسم کے تعلق کو ولاء کہتے ہیں جس کا مشتق مولٰی ہے اور مولٰی غلام کو بھی کہتے ہیں اس لئے بعض لوگوں نے لفظی مشارکت سے امام ابوحنیفہؒ کے خاندان کو غلام سمجھ لیا۔

بعض مورخوں نے لکھا ہے کہ زوطی کابل سے گرفتار ہو کر آئے اور قبیلہ بنی تیم اللہ کی ایک عورت نے خریدا کچھ دنوں غلامی میں رہے پھر اس نے آزاد کر دیا اس لئے امام ابوحنیفہ کا خاندان بنی تیم اللہ کہلاتا ہے" اسی سے غالباً ڈاکٹر صاحب موصوف نے امام کو کابلی اور غلام سمجھ لیا۔ لیکن یہ روایت غلط ہے کیونکہ اس کے مقابلہ میں امام صاحب کے پوتے اسماعیل کی روایت ملتی ہے۔ جو ہر اعتبار سے صحیح اور ثقہ ہے چنانچہ خطیب مورخ بغدادی امام صاحب کے پوتے کی یہ روایت نقل کی ہے۔

"میں اسماعیل بن حماد بن نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان ہوں۔ ہم لوگ نسل فارس سے ہیں اور کبھی کسی کی غلامی میں نہیں آئے۔ ہمارا دادا ابوحنیفہ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ ثابت بچپن میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ انہوں نے ان کے خاندان کے حق میں

دعائے خیر کی تھی ہم کو امید ہے کہ وہ دعا بے اثر نہیں رہی" (تاریخ بغداد لابن جوزیہ ترجمہ امام ابوحنیفہ)
اس واضح روایت کے بعد امام کے افغانی اور غلام ہونے کا شک رفع ہوجانا چاہئے کیونکہ امام کے پوتے نے تصریح کر دی ہے کہ ہم فارسی النسل اور آزاد ہیں۔

اسمٰعیل کو یہ بات کہنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی اس کا جواب علامہ شبلی یوں دیتے ہیں۔
" لفظی مشارکت سے بعضوں نے زوطی کو غلام سمجھ لیا اور رفتہ رفتہ یہ خیال روایت کی شکل پکڑ کر کسی قدر عام ہوگیا جس کی وجہ سے اسمٰعیل کو دفع کرنا پڑا۔ کہ " واللہ ہمارا خاندان کبھی کسی کی غلامی میں نہیں آیا۔" اسمٰعیل نہایت ثقہ اور معزز شخص تھے۔ اس وجہ سے دقیقہ سنج مورخوں نے اس بحث میں انہی کی روایت پر اعتماد کیا ہے کہ صاحب البیت ادری بما فیہا"
(سیرت النعمان از علامہ شبلی)

مشارکت لفظی: یہ میں پہلے بھی عرض کرچکا ہوں کہ مولی لفظ ولی سے مشتق ہے اور ولا اس تعلق کو کہتے ہیں جو عرب میں خاندانوں کا ایک دوسرے سے ہوتا تھا۔ اور غلام کو بھی مولی کہتے ہیں اس لئے لوگوں نے غلام سمجھ لیا۔ حالانکہ امام صاحب کا خاندان بنی تیم اللہ کا مولی (غلام) نہیں تھا بلکہ مولی (حلیف) تھا۔ چنانچہ قاضی حمیری نے صاف تصریح کی ہے کہ " زوطی بنی تیم اللہ کے حلیف یعنی ہم قسم تھے (قلائد عقود الجمان) اور مولی حلیف کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ چنانچہ امام نووی لکھتے ہیں۔ کہ" مولی کا لفظ زیادہ تر حلیف ہی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے (مقدمہ تہذیب الاسماء و اللغات)

ڈاکٹر صاحب موصوف نے جو کابل سے گرفتار ہو کر آنے اور افغانی ہونے کا ذکر کیا ہے اس کے متعلق محقق شبلی لکھتے ہیں۔" یہ قصہ بھی غلط ہے کہ وہ کابل سے گرفتار ہو کر آئے۔ زوطی کے باپ دادا کا نام فارسی زبان کے ہیں خود امام ابوحنیفہ کی نسبت ثابت ہے کہ وہ خاندانی حیثیت سے فارسی زبان جانتے تھے یہ ظاہر ہے کہ کابل کی زبان فارسی نہ تھی۔ (سیرت النعمان)

اور یہ تو ڈاکٹر صاحب کو بھی تسلیم ہے کہ افغانستان میں غزنی خاندان کے دور حکومت سے فارسی زبان آئی تھی۔ (دیکھئے ماہ نامہ الحق ص ۳۴ صفر ۱۴۰۲ھ)

امام صاحب کے والد ثابت کوفہ میں پیدا ہوئے اور خود امام صاحب ۸۰ھ کوفہ میں پیدا ہوئے اس لحاظ سے امام عربی زبان جانتے تھے۔ اور خاندانی زبان ہونے کی وجہ سے فارسی بھی جانتے تھے۔ جو کابل کی زبان بالکل نہ تھی۔ امام کے سن ولادت میں مورخین نے ۶۱ھ اور ۶۳ھ کے قول بھی نقل کئے ہیں لیکن پہلا قول ۸۰ھ کا ہی زیادہ صحیح ہے اور اسی پر وثوق ہے۔ اس تمام بحث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امام صاحب کابلی نہیں بلکہ فارسی النسل تھے۔ اسی سلسلہ میں

ایک حدیث بھی قارئین کی دلچسپی کا باعث ہوگی۔

صحیح مسلم شریف میں ہے کہ "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دین ثریا کے پاس بھی ہوگا تو ایک فارسی الاصل شخص اس کو حاصل کرے گا" اس حدیث کو بخاری وغیرہ نے بالفاظ مختلف ذکر کیا ہے۔ اس حدیث کے متعلق امام سیوطی شافعی فرماتے ہیں " یہ حدیث ایسی اصل صحیح ہے جس پر ابو حنیفہ کی بشارت وفضیلت پر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ (تبییض الصحیفہ) علامہ محمد بن یوسف دمشقی شافعی کہتے ہیں۔ اس حدیث سے مراد ابو حنیفہ ہیں اور ابنائے فارس میں کوئی بھی علم میں ابو حنیفہ کے مرتبہ کو نہیں پہنچا (حاشیہ علی المواہب)

امام ابن حجر تصریح کرتے ہیں۔" ابو حنیفہ ابنائے فارس میں سے ہیں (تہذیب التہذیب)

اس مضمون میں وسعت تو کافی ہے لیکن ڈاکٹر صاحب کی تسلی اور قارئین کی دلچسپی اور معلومات کے لئے اتنا ہی کافی ہے جس سے ثابت ہوا کہ امام صاحب فارسی النسل تھے کابلی نہیں تھے۔ ان کا خاندان کبھی بھی غلام نہیں رہا۔ ائمہ اربعہ میں سے صرف ابو حنیفہ ہی ایسے ہیں جن کی بشارت وفضیلت حدیث صحیح میں موجود ہے۔

جاناباز ملک علوی چوڑا تحصیل وزیر آباد۔ خریداری ع ۶۱۲۱

شیخ رحمکار اور عبدالحکیم سیالکوٹی کا سن وفات " اخبار و افکار" کے ذیل میں جناب مولانا مفتی سیاح الدین صاحب اور جناب محمد نواز خٹک صاحب کا بیان پڑھ لیا۔ مضمون "خوشحال خان خٹک کا خاندان اور سلوک و تصوف" کے بعض مندرجات کے بارے میں دونوں حضرات کی توضیح وتذکیر کے لئے ممنون ہوں۔ عرض یہ ہے کہ راقم نے اردو ٹائپ شدہ مضمون ارسال کیا تھا جس میں ہندسہ (۶) سے کاتب کو غلط فہمی ہوئی لہذا مذکورہ ہندسہ کی جگہ کہیں (۹) اور کہیں (۴) تحریر کیا ہے۔ راقم کو اس بات سے مکمل اتفاق ہے کہ سنین کے غلط اندراج سے تاریخی واقعات کو سمجھنے میں کافی دشواریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ جہاں تک حضرت شیخ رحمکار کے سن وفات کا تعلق ہے اس کے متعلق تاریخی جملہ " یا فقر رفت ۱۰۶۳ " زبان زد عام ہے۔ اس بنیاد پر راقم نے حضرت موصوف کا سن وفات ۱۰۶۳ھ ہی تحریر کیا ہے ۱۰۴۳ھ کاتب کے سہو قلم کا نتیجہ ہے۔

مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی کا سن وفات راقم نے ۱۰۶۶ھ لکھا ہے ۱۰۶۷ھ بھی تو متفق علیہ نہیں ہے اس لئے کہ مفتی غلام سرور لاہوری خزینۃ الاصفیا جلد دوم میں ان کے سن وفات کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

" وفات وے بقول صاحب مخبر الواصلین در سال یک ہزار و شصت و ہشت ہجری است ۱۰۶۸"

اسی طرح تھامس ولیم نے اپنی کتاب " اورینٹل بایوگرافیکل ڈکشنری" میں مولانا کا سن وفات ۱۰۶۶ھ مطابق ۱۶۵۶ء تحریر کیا ہے۔ اورینٹل بایوگرافیکل ڈکشنری کے بارے میں مولوی عبدالرحیم مرحوم ناظم مکتبہ علوم مشرقیہ اسلامیہ کالج پشاور، لباب المعارف العلمیہ جلد دوم میں فرماتے ہیں:-